

تَاْمِرْنَ بِالْحَرَوِ وَيَتَكَلَّمُونَ عَنِ الْمَذْهَبِ كَمَا  
(بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو) (آل عمران: ۱۱۰)

# خوب تا خوب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد  
ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارہ مسعودیہ  
۵۶۲، ای، ناظم آباد، کراچی سندھ  
اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء



تَاْمِرْسَنَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَهُ عَنِ الْمُنْكَرِ  
(بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو) (آل عمران: ۱۱۰)

# خوب تا خوب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے ، پی۔ ایچ۔ ڈی



ادارۃ مسعودیہ

۶/۲، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### ابتدائیہ

دنیا اچھی بری چیزوں سے بھری پڑی ہے، زندگی بہت مختصر ہے، انتظار نہیں کر سکتی، آن کی آن میں اچھی چیزوں کی اچھائی اور بری چیزوں کی برائی کا اندازہ لگانا عقل کے بس کی بات نہیں، وہ بینائی سے محروم ہے اور تجربوں کی محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مجبور بندوں پر کرم فرمایا، انبیاء علیہم السلام کو بھیجا، آخر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور وحی نے اس مشکل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آسان کر دیا اور وہی آسان کر سکتی تھی، پھر قرآن و سنت کا پیغام پہنچانے والے، پیغام پہنچاتے رہے، اچھی اور بری چیزوں کو بتاتے رہے اور اللہ کے بندوں کی رہنمائی کرتے رہے۔ انھیں رہنماؤں میں مولانا احمد رضا خاں محدث بریلوی (م ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کی شخصیت نہایت ممتاز ہے، عالم اسلام کے جلیل القدر محدث و ققیہ اور مصلح و مفکر تھے۔ ایک عرصے تک ان کو نہیں سمجھا گیا اور ان کے بارے میں طرح طرح کی بے سروپا باتیں مشہور کی گئیں اور شکوک و شبہات پیدا کئے گئے، ان کی شخصیت کو مجروح اور سیرت کو داغدار کیا گیا لیکن ربع صدی سے عالمی سطح پر مختلف یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں میں مسلسل تحقیق نے حقائق کو روشن کر کے غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیا ہے۔

بدعت کے حوالے سے محدث بریلوی کے بارے میں بہت سے بے بنیاد باتیں عام کی گئیں اور یہ کام اہل علم نے کیا جو نہایت افسوسناک

ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ محدث بریلوی کے بعض عقیدت مندوں کا عمل ان کے موقف کے سراسر خلاف ہے۔

مجدد

حقیقت یہ ہے کہ محدث بریلوی نے اپنے فتوؤں، رسالوں اور تقریروں کے ذریعہ رد بدعات اور احیاء اسلام کے لئے جدوجہد کی غالباً اسی لئے بعض علمائے حریم نے ان کو اس صدی کا مجدد کہا ہے۔ چنانچہ حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل خلیل مکی لکھتے ہیں:-

بل اقول لوقیل فی حقہ انہ مجدد هذا القرن لکان حقاً

و صدقاً

لیس علی اللہ بمستکر

ان یجمع العالم فی واحد

(ترجمہ) بلکہ میں کہتا ہوں کہ ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ

اس صدی کے مجدد ہیں۔ تو بیشک یہ بات سچ و صحیح ہوگی۔

خدا کے لئے یہ بات مشکل نہیں کہ وہ ایک جان میں ایک جہاں سمو

دے۔

اس مختصر مقالے میں ہم بدعت کے حوالے سے بعض امور کے

بارے میں محدث بریلوی کا موقف بیان کریں گے تاکہ اصل حقائق

سامنے آجائیں اور اہل علم کے لئے کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے۔

الْمَدِينَةُ الْمَدِينَةُ

## اسلام

محدث بریلوی کے نزدیک اسلام کا مفہوم سیدھا سادا ہے مگر وہ اس شخص کا تعاقب کرتے ہیں جو دین میں نئی نئی باتیں نکالتا ہے اور اس پر تنقید کرتے ہیں جو ملی وحدت میں رخنہ ڈال کر اس کو پارہ پارہ کرتا ہے اور سواد اعظم کو چھوڑ کر ایک نئی راہ نکالتا ہے۔

محدث بریلوی سے سوال کیا گیا کہ غیر مسلم جو انگریزی جانتے ہیں کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہو جائیں گے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ انھوں نے جواب دیا:-

"بیشک مسلمان ٹھہریں گے اگرچہ کلمہ طیبہ کا ترجمہ نہ جانیں۔۔۔۔۔ بلکہ اگرچہ کلمہ طیبہ بھی نہ پڑھا ہو کہ اتنا ہی کہنا کہ "میں نے وہ مذہب چھوڑ کر دین محمدی قبول کیا"۔ ان کے اسلام کے لئے کافی ہے"۔<sup>۲</sup>

## بدعتی

لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے سے گریز کرتا ہے اور بعض باتوں سے انکار کرتا ہے اس کے متعلق محدث بریلوی اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے، پیشانی اس کی سجدے میں ایک ورق ہو جائے، بدن اس کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے، عمر میں ہزار حج کرے، لاکھ پہاڑ سونے کے راہ

خدا پر دے۔۔۔۔۔ لاواللہ، ہرگز ہرگز کچھ قبول نہیں جب تک حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نہ کرے۔<sup>۳</sup>

## نوافل

ہمارے معاشرے کے بہت سے مسلمان فرائض و واجبات و سنن چھوڑ کر مستحبات اور مباحات میں لگے رہتے ہیں۔ محدث بریلوی نے عمل کی اس بے اعتدالی پر سخت گرفت کی ہے۔۔۔۔۔ ایک جگہ لکھا ہے:-

”ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب میں کیا کیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لئے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجا لائے۔۔۔۔۔ اس کتاب مبارک میں۔۔۔۔۔ فرمایا:-

فان اشتغل بالسنة والنوافل قبل الفرائض لم يقبل منه  
واہین<sup>۴</sup>

اگر فرائض کی ادائیگی سے قبل سنن و نوافل میں مشغول ہو تو سنن و نوافل قبول نہیں ہوتیں بلکہ موجب اہانت ہوتی ہیں۔

## شریعت و طریقت

شریعت و طریقت اور بیعت کے بارے میں محدث بریلوی کا مسلک بہت واضح و معقول ہے۔ عمرو کے اس قول کے بارے میں کہ ”طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا اور شریعت نام ہے چندا و امر و نواہی

کا۔ جب مولانا بریلوی سے استفسار کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا:-  
 "عمر و کا قول کہ طریقت نام ہے وسول الی اللہ کا محض جنون و  
 جہالت ہے۔ دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ "طریف، طریقتہ،  
 طریقت، راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔ تو یقیناً طریقت، بھی راہ  
 ہی کا نام ہے۔ اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشارت قرآن عظیم  
 خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک، جنت میں نہ لے جائے گی  
 بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل و  
 مردود فرما چکا۔<sup>۵</sup>

## ضرورت مرشد

ضرورت مرشد کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہتے  
 ہیں:

"انجام کار رستگاری"۔۔۔۔۔ (اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے  
 بعد ہو)۔۔۔۔۔ یہ عقیدہ اہل سنت میں ہر مسلمان کے لئے لازم  
 اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں، اس کے واسطے صرف نبی  
 کو مرشد جاننا بس ہے۔<sup>۶</sup>

لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں:-

"فلاح احسان کے لئے بیشک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی  
 شیخ ایصال کی، شیخ اتصال اس کے لئے کافی نہیں۔"<sup>۷</sup>

## استغاثہ و استعانت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام سے استغاثہ و  
 استعانت کے بارے میں محدث بریلوی کا موقف یہ ہے کہ یہ مشروط

طور پر جائز ہے۔ ایک استفتاء کے جواب میں وہ لکھتے ہیں:-  
 "جائز ہے جب کہ انھیں بندہ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے  
 اور انھیں باذن الہی و المدبرات امرا سے مانے اور اعتقاد  
 کر لے کہ بے حکم خدا ذرہ نہیں ہل سکتا اور اللہ عزوجل کے دیئے  
 بغیر کوئی ایک حبہ نہیں دے سکتا، ایک حرف نہیں سن سکتا، پلک  
 نہیں ہلا سکتا اور بیشک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے۔<sup>۸</sup>

### سجدہ تعظیمی

بعض مسلمان حدود شرعیہ سے تجاوز کر کے مزارات کے آگے  
 سجدے وغیرہ کرتے ہیں۔ مولانا بریلوی نے غیر اللہ کے لئے سجدہ  
 عبادت کو کفر و شرک اور سجدہ تعظیمی کو حرام قرار دیا ہے اور اس سلسلے  
 میں ایک فاضلانہ و محققانہ رسالہ لکھا ہے۔ جس کا عنوان ہے:-

الزبدہ الزکیہ لتحريم سجود التحية

(۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء)

اس رسالے میں وہ لکھتے ہیں:-

مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان  
 اور یقین جان کہ سجدہ، حضرت عزت عزجلالہ کے سوا کسی کے لئے  
 نہیں، اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مبین و کفر  
 مبین اور سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین۔<sup>۹</sup>

محدث بریلوی نے اپنے دعوے کے اثبات میں پہلے آیات قرآنی  
 سے سجدہ تحیت کی حرمت کو ثابت کیا ہے۔<sup>۱۰</sup> پھر چالیس احادیث سے  
 ثابت کیا ہے، "اس کے بعد ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدہ تحیت کی



حرمت کے دلائل پیش کیئے ہیں۔<sup>۱۲</sup>

## تصاویر

آجکل بعض بے علم مسلمان گھروں میں براق کی تصاویر لگاتے ہیں۔ یہ رواج پہلے بھی تھا، محدث بریلوی نے براق کی تصاویر لگانے کی سختی سے ممانعت کی ہے البتہ قبر شریف اور نعلین شریف کے عکس کو جائز و مستحسن لکھا ہے۔<sup>۱۳</sup>

## فاتحہ

مسلمانوں میں فاتحہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ کا رواج ہے۔۔۔۔۔ محدث بریلوی نے اس کی روح کو جائز قرار دیا ہے اور غیر ضروری لوازمات کو بے اصل، اس طرح انھوں نے میانہ روی کی راہ اختیار کی ہے۔ فاتحہ وغیرہ کو جائز قرار دیتے ہوئے آخر میں لکھا ہے:-

"باقی جو بے ہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اس میں شادی کے سے تکلف کرنا، عمدہ عمدہ فرش بچھانا، یہ باتیں بے جا ہیں اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم، تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے۔ اسی طرح چنوں کی کوئی ضرورت نہیں، نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو۔"<sup>۱۴</sup>

## ایصال ثواب

کھانے کو سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنے کے بارے میں اپنے موقف کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"بات یہ ہے کہ فاتحہ، ایصالِ ثواب کا نام ہے اور مومنِ کرم عملِ نیک کا ایک ثواب اس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کیئے پر دس ہو جاتا ہے۔" ۱۵

----- رہا کھانا دینے کا ثواب، وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہو گا کہ جب تک وہ شے موجود نہ ہو، کیا بھیجی جائے۔۔۔۔۔؟ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے۔۔۔۔۔ اگر کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائیگا، ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔ ۱۶

ایک سوال کے جواب میں کہ زید اپنی زندگی میں خود اپنے لئے ایصالِ ثواب کر سکتا ہے یا نہیں، لکھتے ہیں:-

"ہاں کر سکتا ہے، محتاجوں کو چھپا کر دے۔۔۔۔۔ یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیاء و برادری کی دعوت ہوتی ہے، ایسا نہ کرنا چاہئے۔" ۱۷

## بے پردگی

دورِ جدید کی بدعات میں عورتوں کا بے محابہ گھومنا پھرنا، نامحرموں کے سامنے آنا، میت کے گھر جمع ہو کر خوب کھانا پینا، رہنا سہنا، زیارتِ قبور کے لئے قبرستانوں میں جانا اور نامحرم پیروں کے سامنے آنا، عام ہے۔ محدث بریلوی نے ان تمام بدعات کی مخالفت کی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں کہ "عورت اپنے محارم اور غیر محارم کے ہاں جاسکتی ہے یا نہیں؟" محدث بریلوی نے ایک رسالہ لکھا جس کا

عنوان ہے:-

مروج النجا لخروج النساء

(۱۳۱۶ء / ۱۸۹۸ء)

اس رسالے میں محدث بریلوی نے عورتوں کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا ہے، پھر ہر ایک کے لئے الگ الگ حکم صادر کیا ہے:-

قابلہ، غاسلہ، نازلہ، مریضہ، مضطرہ، حاجہ، مجاہدہ، مسافرہ، کاسبہ، شاہدہ، طالبہ، مطلوبہ۔<sup>۱۸</sup>

میت کے گھر مہمان داری

مندرجہ ذیل عنوان سے ایک رسالہ لکھا جس میں میت کے گھر انتقال کے دن یا بعد، عورتوں اور مردوں کا جمع ہو کر کھانا پینا اور میت کے گھر والوں کو زیر بار کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے:-

جلی الصوت لنهی الدعوت امام الموت<sup>۱۹</sup>

(۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء)

زیارت قبور

ایک سوال کے جواب میں کہ "عورتیں زیارت قبور کے لئے قبرستان جاسکتی ہیں یا نہیں؟" تحریر فرمایا:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

لعن الله زوارت القبور

(اللہ کی لعنت ان عورتوں پر کہ زیارت قبور بکثرت کریں)۔

رواہ احمد و ابن ماجہ و الحاکم عن حسان بن ثابت و الاولان و الترمذی  
عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔<sup>۲۰</sup>

اس موضوع پر محدث بریلوی نے ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس کا عنوان ہے:-

جمل النور فی نہی النساء عن زیارة القبور۔<sup>۲۱</sup>

(۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء)

زیارت قبور کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
روضہ شریف پر حاضری کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ عورتوں اور  
مردوں کا اس دربار میں حاضر ہونا احادیث شریفہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ  
جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر  
عورتوں کی حاضری کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا:-

"غنیہ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا  
نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی  
طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے؟۔۔۔۔۔ جس  
وقت گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔  
سوائے روضہ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں، وہاں  
حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے۔۔۔۔۔ خود  
حدیث میں ارشاد ہوا من زار قبری و جبت له شفاعتی جو میرے  
مزار کریم کی زیارت کو حاضر ہوا اس کے لئے میری شفاعت واجب

ہو گئی۔ دوسری حدیث میں ہے من حج ولم یزدنی فقد جفانی  
جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر جفا  
کی۔<sup>۲۲</sup>

### پیرو مرشد

فی زمانہ عورتیں اپنے پیروں اور مرشدوں کے سامنے بے  
دھڑک آ جاتی ہیں۔ نہ ان کو کوئی حجاب آتا ہے اور نہ پیر ہی منع کرتے  
ہیں۔۔۔۔۔ اس سلسلے میں محدث بریلوی سے ایک استفتاء کیا گیا تو  
انہوں نے جواب دیا:-

بیشک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے جس کا اللہ و رسول نے حکم دیا  
ہے جل جلالہ۔ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ بیشک پیر، مریدہ کا  
محرم نہیں ہو جاتا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر امت کا پیر  
کون ہو گا؟۔۔۔۔۔ وہ یقیناً ابو الروح ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اگر پیر  
ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا تو چائیے تھا کہ نبی سے اس کی  
امت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا۔<sup>۲۳</sup>

### چراغ جلانا

مزارات پر روشنی کرنے، چراغ، لوبان، بخور جلانے اور چادر  
چڑھانے کا بھی عام رواج ہے۔ محدث بریلوی نے ان تمام رسوم و  
رواج سے متعلق میانہ روی اختیار کرتے ہوئے، معقول فیصلے صادر کئے  
ہیں۔

قبروں پر چراغ جلانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو شیخ عبدالغنی  
نابلسی کی تصنیف حدیقہ ندیہ کے حوالے سے تحریر فرمایا:-



○۔۔۔ قبروں کی طرف شمع لے جانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے۔" ۲۴

اس کے بعد محدث بریلوی لکھتے ہیں :-

○۔۔۔ یہ سب اس صورت میں ہے کہ بالکل فائدے سے خالی ہو اور اگر شمع روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ موقع قبور میں مسجد ہے، یا قبور سر راہ ہیں، وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے۔۔۔۔۔۔ تو یہ امر جائز ہے۔ ۲۵

ایک اور جگہ اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے :-

○۔۔۔ اصل یہ ہے کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما الاعمال بالنیات اور جو کام دینی فائدے اور دنیوی نفع جائز دونوں سے خالی ہو، عبث ہے اور عبث خود مکروہ ہے اور اس میں مال صرف کرنا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین اور مسلمانوں کو نفع پہنچانا بلاشبہ محبوب شارع ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلینفعه تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچائے تو

پہنچائے۔ ۲۶

## اگر اور لوبان جلانا

قبر پر لوبان وغیرہ جلانے کے لئے دریافت کیا تو جواب دیا گیا:-  
 عود، لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز چاہیے  
 اگرچہ کسی برتن میں ہو لما فیہ التفاول القبیح بطلوع  
 الدخان من علی القبر و العیاذ باللہ۔۔۔۔۔ اور قریب  
 قبر سلگانا (اگر نہ کسی تالی یا ذاکریا زائر حاضر خواہ عنقریب آنے والے  
 کے واسطے ہو) بلکہ یوں کہ صرف قبر کے لئے جلا کر چلا آئے تو ظاہر  
 منع ہے، اسراف اور اضاعت مال۔ میت صالح اس غرفے کے سبب  
 جو اس قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمیں، بہشتی پھولوں  
 کی خوشبوئیں لاتی ہیں، دنیا کے اگر اور لوبان سے غنی ہے۔ ۲۷

## چادر چڑھانا

قبر پر چادر چڑھانے کے لئے دریافت کیا تو جواب دیا:-  
 جب چادر موجود ہو اور ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی  
 حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف  
 کریں ولی اللہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لئے محتاج کو  
 دیں۔ ۲۸

محدث بریلوی نے مندرجہ بالا رسوم درواج میں اسراف اور  
 اضاعت مال سے بچنے اور کفایت شعاری کے اسلامی معاشی نظریہ کو پیش  
 نظر رکھتے ہوئے فیصلے صادر کیے ہیں۔ یعنی اگر کسی عمل نیک میں افادیت  
 ہے تو وہ جائز ہے اور اضاعت مال ہے تو حرام ہے۔ اور یہ اصول



## اعراس مروجہ

اعراس مروجہ میں شرکت کے بارے میں پوچھا گیا تو سخت شرائط و پابندیوں کے ساتھ اس کے جواز کا فتوے دیتے ہوئے لکھا:-  
 "عرس متعارف مذکور فی السؤال کہ ہجوم زناں، و تماشائے مردماں، آثار شرکیہ و ارتکاب معاصی، نظارہ اجنبیہ و لہو و لعب و طوائفان رقاصان و آلات مزامیر وغیرہ سے خالی ہو، بلاشبہ جائز و درست ہے کہ الامور بمقاصدھا۔۔۔۔۔ اور ظاہر ہے کہ غرض انعقاد اس مجلس سے ایصال ثواب، فاتحہ و قرآن خوانی ہے۔" ۳۱

آجکل اعراس میں بکثرت ان امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے محدث بریلوی نے جن کی نفی فرمائی، ایسے اعراس میں شرکت جہاں ان افعال قبیحہ کا ارتکاب ہو محدث بریلوی کے نزدیک جائز نہیں۔

## آتش بازی

بعض مسلمانوں میں شادی کے موقع پر آتش بازی چھوڑنے کا رواج ہے اور شب برات کے موقع پر تو اکثر مسلمان آتش بازی کا اہتمام کرتے ہیں۔ خصوصاً بچے اس شغف میں مصروف نظر آتے ہیں۔۔۔۔۔ محدث بریلوی سے اس سلسلے میں ایک سوال کیا گیا تو جواب دیا:-

"آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برات میں رائج ہے، بیشک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں تضييع مال ہے، قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا، قال اللہ تعالیٰ ولا تبذر

تبدیرا ○ ان المبذوبین كانوا اخوان الشیطن ○ ۳۲

## شادی بیاہ

جس شادی میں گانا بجانا اور محرمات شرعیہ کا ارتکاب ہو اس میں شرکت سے منع فرمایا اور یہ ہدایت کی :-

"جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں"۔ ۳۳

ممانعت کی اصل وجہ یہی ہے کہ شرکت سے مرتکب کی ہمت افزائی ہوتی ہے اور وہ باز نہیں آتا۔۔۔۔۔ ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ فضول خرچیوں میں مبتلا ہیں بلکہ فضول خرچی ہماری طبیعت ثانیہ بن گئی ہے۔۔۔۔۔ ایک دوسرے کی ہمت افزائی کرتا ہے، ایک دوسرے کی حرص کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب بینائی سے محروم ہو گئے۔۔۔۔۔ محدث بریلوی نے ملت کی اس پستی اور انحطاط پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے :-

"قلب جب تک صاف ہے، خیر کی طرف بلاتا ہے اور معاذ اللہ کثرت معاصی اور خصوصاً کثرت بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے، اب اس میں حق کے دیکھنے، سمجھنے، غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی مگر ابھی حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے۔۔۔۔۔" ۳۴

## دیگر بدعات

جن بدعات کا اوپر ذکر کیا گیا ان کے علاوہ بھی ہمارے معاشرے میں بہت سی ایسی بدعتیں پائی جاتی ہیں جن کی شریعت میں ممانعت ہے۔

محدث بریلوی نے اپنی نگارشات میں ایسی بدعتوں کی نشاندہی فرمائی ہے اور ان کی نیچکنی کے لئے پوری پوری کوشش کی ہے۔ ایسی چند مزید بدعات کا اشارہ ذکر کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

ہمارے معاشرے میں طلبہ کو معاوضہ دے کر قرآن خوانی کرانے کا رواج ہے۔ محدث بریلوی نے قرآن خوانی کے لئے اجرت لینے اور دینے کو ناجائز قرار دیا ہے<sup>۳۵</sup>۔۔۔۔۔ آجکل عامی و عالم سب تصویریں کھنچواتے ہیں۔ محدث بریلوی کے نزدیک ذی روح کی تصویریں بنانا اور اعزاز کے ساتھ اپنے پاس رکھنا حرام ہے<sup>۳۶</sup>۔۔۔۔۔ اکثر لوگ داڑھی منڈاتے اور کترواتے ہیں، محدث بریلوی کے نزدیک ایسا شخص فاسق معین ہے اور اس کو امام بنانا گناہ ہے<sup>۳۷</sup>۔۔۔۔۔ ہمارے معاشرے میں دولہا والے، دلہن والوں سے جہیز کے سلسلے میں مختلف چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں، محدث بریلوی کے نزدیک ایسا مانگے کا جھیز کھلی رشوت ہے اور حرام ہے، اس کا استعمال بھی حرام ہے<sup>۳۸</sup>۔۔۔۔۔ ہم انگریزی وضع کے کپڑے پہن کر فخر محسوس کرتے ہیں، محدث بریلوی نے ایسے لباس پہننا حرام، سخت حرام، اشد حرام قرار دیا ہے۔<sup>۳۹</sup>۔۔۔۔۔ کھڑے ہو کر کھانا عام ہو گیا ہے، محدث بریلوی نے ایسے لوگوں کو یہ حدیث یاد دلائی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اور جوتے اتار کر کھانے کا حکم دیا ہے<sup>۴۰</sup>۔۔۔۔۔ اسی طرح کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والوں کو یہ حدیث پاک یاد دلائی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "بے ادبی اور

بدتمیزی ہے کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے<sup>۴۱</sup>۔۔۔۔۔ بعض  
 مسلمان ہندوؤں کے تفریحی اور مذہبی میلوں میں شریک ہوتے ہیں،  
 محدث بریلوی نے تفریحی میلے میں شرکت کو ناجائز اور مذہبی میلے میں  
 شرکت کو حرام قرار دیا<sup>۴۲</sup>۔۔۔۔۔ اکثر مسلمان تعزیر داری کو اچھا  
 سمجھتے ہیں اور اس میں شریک ہوتے ہیں، محدث بریلوی نے ایسے  
 مسلمانوں کو جاہل و خطاکار اور مجرم قرار دیا<sup>۴۳</sup>۔۔۔۔۔ بالعموم  
 عورتیں بہت سی وہمی باتوں کا شکار ہو جاتی ہیں مثلاً فلاں گھر، درخت یا  
 طاق میں شہید مرد رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ ایسے خیالات کو محدث بریلوی  
 نے بیہودہ و اہیات قرار دیا<sup>۴۴</sup>۔۔۔۔۔ مسلمان فاتحہ خوانی کے لئے  
 قبرستان میں حاضری کے وقت قبروں پر چلتے چلے جاتے ہیں، محدث  
 بریلوی نے جو تاپہن کر قبروں پر چلنے کو اہل قبور کی توہین قرار دیا ہے<sup>۴۵</sup>  
 ۔۔۔۔۔ ہمارے ہاں اونچی، اونچی قبریں بنانے کا رواج ہے، محدث  
 بریلوی نے ایک بالمش اونچی قبر کو سنت کے مطابق اور اس سے زیادہ  
 اونچی کو سنت کے خلاف قرار دیا ہے<sup>۴۶</sup>۔۔۔۔۔ آپ نے قبر کو بوسہ  
 دینا بھی خلاف ادب لکھا ہے<sup>۴۷</sup>۔۔۔۔۔ آجکل بعض لوگ دکھاوے  
 اور شہرت کے لئے خیرات کرتے ہیں، محدث بریلوی نے ایسی خیرات کو  
 حرام قرار دیا ہے<sup>۴۸</sup>۔۔۔۔۔ اکثر لوگ سامنے یا پیٹھ پیچھے مسلمان  
 بھائیوں کی بدگوئی کرتے ہیں اور چغلی کھاتے ہیں، محدث بریلوی نے  
 اس کو حرام قرار دیا اور قائل کو قابل تعزیر اور وہ حدیث پاک یاد دلائی  
 ہے جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سن رسیدہ مسلمان،



مسلمان عالم اور مسلمان عادل بادشاہ کے حق کو ہلکا جاننے والے کو منافق  
قرار دیا ہے ۴۹۔۔۔۔۔

الغرض محدث بریلوی نے بے شمار بدعات کا رد فرمایا اگر اس  
موضوع پر تحقیق کی جائے تو ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ ۵۰ اور محدث  
بریلوی کے تجدیدی کارناموں کا صحیح ادراک ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ اللہ  
تعالیٰ ہم کو سلف صالحین کے راستے پر چلائے، حضور انور صلی اللہ علیہ  
وسلم کی سنت کی پیروی کا سچا ذوق و شوق عطا فرمائے اور آپ کی محبت و  
عشق میں خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین

احقر محمد مسعود عفی عنہ

۱۷/۲-۵

پی۔ای۔سی۔ ایچ سوسائٹی

کراچی۔ ۷۵۴۰۰

(سندھ، پاکستان)



## حواشی و حوالے

- ۱ احمد رضا خاں: حسام الحرمین. مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء. ص ۵۱
- ۲ احمد رضا خاں: السنتہ الایقہ فی فتاویٰ افریقہ (۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء) مطبوعہ بریلی. ص ۱۵۴
- ۳ احمد رضا خاں: اعلام الاعلام بان ہندوستان وار الاسلام (۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۸ء) مطبوعہ بریلی. بار اول ۲۵ رجب. (۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء). ص ۱۵
- ۴ احمد رضا خاں: اعز الاکتاہ فی رد صدقۃ مانع الزکوہ (۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء) مطبوعہ بریلی. بار اول ص ۱۰-۱۱
- ۵ احمد رضا خاں: مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء (۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء) مطبوعہ کراچی. ص ۷
- ۶ احمد رضا خاں: السنتہ الایقہ. مطبوعہ بریلی. ص ۱۲۴
- ۷ ایضاً. ص ۱۴۱
- ۸ احمد رضا خاں: احکام شریعت. حصہ اول. مطبوعہ آگرہ. ص ۴
- ۹ احمد رضا خاں: الزبدہ الزکیہ لتحریم سجود التیمہ. مطبوعہ بریلی. ص ۵
- ۱۰ ایضاً. ص ۷-۱۰
- ۱۱ ایضاً. ص ۱۰-۲۵
- ۱۲ ایضاً. ص ۲۵-۸۰
- نوٹ:- یہ رسالہ جب ڈاکٹر ظہور احمد اظہر (استاد شعبہ عربی. پنجاب یونیورسٹی. لاہور) نے مطالعہ فرمایا تو حیران رہ گئے. ان کی ملاقات سعودی عرب میں ایک پروفیسر صاحب سے ہوئی. گفتگو میں محدث بریلوی کا ذکر نکل آیا تو پروفیسر صاحب نے فرمایا. "وہی جو قبروں کو سجدہ کراتا تھا"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا وہ تو اس کے سخت خلاف تھے. آپ ان کا رسالہ "الزبدہ الزکیہ" ملاحظہ فرمائیں۔۔۔۔۔ پروفیسر صاحب نے فرمایا. ہم نے تو یہی سنا تھا۔۔۔۔۔ مسعود

- ۱۳۔۔۔ احمد رضا خاں: شفاء الوالہ فی صور الحبيب و مزارہ و نعالہ (۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء) مطبوعہ بریلی، بار اول
- ۱۴۔۔۔ احمد رضا خاں: الحجۃ الفاتحہ لطیب التعمین و الفاتحہ (۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء) مطبوعہ لاہور، ص ۱۴
- ۱۵۔۔۔ ایضاً، ص ۱۵
- ۱۶۔۔۔ ایضاً، ص ۱۶
- ۱۷۔۔۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں: المفلوظ، حصہ سوم (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء) مطبوعہ مسلم، یونیورسٹی پریس، علی گڑھ، ص ۴۵
- ۱۸۔۔۔ احمد رضا خاں: مروج النجا لخروج النساء، مطبوعہ بریلی
- ۱۹۔۔۔ احمد رضا خاں: جلی الصوت لنہی الدعوت امام الموت، مطبوعہ بریلی
- ۲۰۔۔۔ احمد رضا خاں: السنیتہ الالیقہ فی فتاویٰ افریقہ، مطبوعہ بریلی، ص ۶۶
- ۲۱۔۔۔ احمد رضا خاں: جمل النور فی نہی النساء عن زیارہ القبور، مطبوعہ بریلی
- ۲۲۔۔۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں: المفلوظ (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء)، حصہ دوم، مطبوعہ کراچی، ص ۱۱
- ۲۳۔۔۔ احمد رضا خاں: مسائل سماع (مرتبہ مولوی عرفان علی رضوی) مطبوعہ لاہور، ص ۳۲
- ۲۴۔۔۔ احمد رضا خاں: ابریق المنار بشموع المزار (۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء)، مطبوعہ لاہور، ص ۹
- ۲۵۔۔۔ ایضاً، ص ۹-۱۰
- ۲۶۔۔۔ احمد رضا خاں: احکام شریعت، حصہ اول، مطبوعہ آگرہ، ص ۳۸
- ۲۷۔۔۔ احمد رضا خاں: السنیتہ الالیقہ، مطبوعہ بریلی، ص ۷۰
- ۲۸۔۔۔ احمد رضا خاں: احکام شریعت حصہ اول، ص ۴۲
- ۲۹۔۔۔ احمد رضا خاں: مسائل سماع، مطبوعہ لاہور، ص ۲۴
- ۳۰۔۔۔ احمد رضا خاں: احکام شریعت، حصہ اول، ص ۳۳
- ۳۱۔۔۔ احمد رضا خاں: موهب ارواح القدس کشف حکم العرس

- (۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء) مطبوعہ لاہور، ص ۵
- ۳۲۔۔۔ احمد رضا خاں: ہاوی الناس فی رسوم الاعراس (۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء)  
مطبوعہ لاہور، ص ۲
- ۳۳۔۔۔ ایضاً، ص ۴
- ۳۴۔۔۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں: الملفوظ (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء)، حصہ سوم،  
مطبوعہ علی گڑھ، ص ۵۴
- نوٹ:- اس مقالے کا متذکرہ بالا حصہ ۲۵، صفر المظفر ۱۴۰۰ء مطابق ۱۴ /  
جنوری ۱۹۸۰ء کو قلم بند کیا گیا تھا جو راقم کی تصنیف "حیات مولانا  
احمد رضا خاں بریلوی" کے ساتھ ۱۹۸۱ء میں اور الگ رسالے کی  
صورت میں بھی سیال کوٹ سے شائع ہو گیا تھا۔ اگلا حصہ ۱۳  
رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۲ / جنوری ۱۹۹۸ء کو قلم بند کیا  
گیا ہے۔۔۔۔۔ مسعود
- ۳۵۔۔۔ احمد رضا خاں: فتاویٰ رضویہ، مطبوعہ مبارک پور، ۱۹۶۷ء، ج ۴،  
ص ۳۱۸
- ۳۶۔۔۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں: الملفوظ، مطبوعہ میرٹھ، ج ۲، ص ۸۷
- ۳۷۔۔۔ احمد رضا خاں: احکام شریعت، مطبوعہ میرٹھ، ج ۲، ص ۳۲۱
- ۳۸۔۔۔ "تیسین اختر مصاحبی: امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات، کراچی،  
ص ۵۵۴
- ۳۹۔۔۔ احمد رضا خاں: فتاویٰ رضویہ، ۱۹۶۱ء، مبارک پور، ج ۳، ص  
۴۲۲
- ۴۰۔۔۔ احمد رضا خاں: فتاویٰ افریقہ، کانپور، ۱۳۳۶، ص ۳۸
- ۴۱۔۔۔ ایضاً، ص ۹-۱۰
- ۴۲۔۔۔ عرفان علی: عرفان شریعت، بریلی، ص ۲۷-۲۸
- ۴۳۔۔۔ ایضاً، ج ۱، ص ۱۵
- ۴۴۔۔۔ احمد رضا خاں: احکام شریعت، ج ۱، ص ۱۳-۱۴
- ۴۵۔۔۔ احمد رضا خاں: فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۰۷

- ۴۶۔۔۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں: الملفوظ، ج ۳، ص ۷۹
- ۴۷۔۔۔ احمد رضا خاں: فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۸
- ۴۸۔۔۔ احمد رضا خاں: احکام شریعت، ج ۱، ص ۶۶
- ۴۹۔۔۔ احمد رضا خاں: فتاویٰ رضویہ، مبارک پور، ج ۵، ص ۹۲-۹۱
- ۵۰۔۔۔ مزید تفصیلات کے لئے مطالعہ فرمائیں:-
- ۱۔ پروفیسر فاروق القادری، فاضل بریلوی اور امور بدعت، مطبوعہ لاہور
- ۲۔ علامہ محمد حسین اختر مصباحی، امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات، مطبوعہ کراچی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران : ۱۱۰)  
(معروف را حکم می کنید و منکر را منع می کنید)

# خوب و ناخوب

مؤلف

پروفیسر دکتور محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

ترجمہ

ابوزہرہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی مجددی افغانی

ادارہ مسعودیہ، ۶/۲، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی، سندھ

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء



## تأثرات علماء سرحد و افغانستان

ضیاء المشائخ حضرت محمد ابراہیم فاروقی مجددی مدظلہ العالی  
امن نور المشائخ حضرت فضل عمر رحمۃ اللہ علیہ، شور بازار، کابل، افغانستان

تاریخ ۷ صفر المظفر ۱۳۷۱ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فضیلت پناہ اخوی محمد عارف رضوی حفظہ اللہ سبحانہ عن موجبات التہف والتاسف نامہ شمار سید  
سبب مسرت خاطر مان گردید۔ ع

یاد ما کردی حضور حق فراموشت مباد

شما اشارہ نموده اید کہ بتاريخ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۷۱ ہجری نسبت یاد بود فاضل  
دانشمند حقائق دستگاہ شیخ طریقت مولانا مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں قادری  
قدس سرہ محفل منعقد می گردد، ملی مفتی احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ عالم کامل  
و عارف اسرار طریقت بودند، ملکہ عالیشان در تبیان علوم اسلامی و معارف  
شان در توضیح حقائق باطنی موجب ستائش ہمگان است، تحقیقات فقہیہ شان در  
اساس اہل سنت و الجماعت یادگار نیک است و برای معظمان حار علوم دینی  
سرچشمہ فیض ہدایت اگر نامیدہ شود مبالغہ نیست، ارشاد شان در سلسلہ طریقت  
عالیہ قادریہ موجب توجہ یک گردہ بزرگ مسلمین و مسلمات حقائق حسہ  
تصوف گردیدہ و از تہذیب اخلاق کہ سبب حصول معرفت الہی جل شانہ می  
باشد، بہرہ حاصل نمودند، مولانا احمد رضا قادری در محبت حضرت خاتم النبیین و  
سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ لتسلیم عشق خاص و محبت سرشار و سوزنا پیدا،



در کنار داشتند، چنانچه آثار منظومه شان و نشیده های نعتیه شان مؤید این معنی بوده و  
 قلوب مسلمین و مسلمات را از نور مقدس عشق محمدی صلی الله علیه و سلم منور  
 گردانیده جزا الله خیر الجزاء --- آثار منظومه معارف آگاه مولانا رضائی بریلوی  
 رحمۃ الله علیه از حیث فصاحت و بلاغت و انسجام و تشبیهات لایقه و استعارات  
 لطیفه برتری هائی ادبی را داراست ۔

زهر یک نقطه آن چون نافه تر  
 شمیم وصل جانان می زند سر

خیلی مسرورم که امروز آرزوهای قلبی خود را به یادبود حضرت مولانا محمد احمد رضا  
 بریلوی رحمۃ الله علیه از قریحه به قلم و از قلم به قرطاس می سپارم و به یاد آن عالم و  
 فاضل و عارف و اصل مشغول می باشم۔

بلی افراد برگزیده و صاحب ذوق و فکر سلیم اسلامی که برائے ارتقاء جامعه بشری  
 خدمت می نمایند، لایق احترام اند و تذکار آن ها سبب هدایت مردم بوده باعث  
 مباحثات است ثبوت این کیفیت را ایماناً و وجداناً مادرک می کنیم ۔

نازش هر قوم به مردان اوست  
 بسته به افکار بزرگان اوست

خالق دارین به حرمت سید الکوین علیہ الصلوٰۃ والسلام مولانا فی بزرگوار را  
 جنات النعیم عطا نموده و پیر و ان شان را اتباع طریق حسنہ اسلامی عطا فرماید۔

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنْ لَدَيْكُمْ

فقیر محمد ابراهیم المجددی امن عمر عفی الله عنه

پیغامات یوم رضا (مرتبہ محمد مقبول احمد قادری)

لاہور ۱۹۷۱ھ ۱۷-۱۲

## پروفیسر عبدالشکور "شاد" پوہتون کابل، افغانستان

قوم پشتون بالعموم و باشندگان اشرف البلاد قندھار بالخصوص باین نہایت خوش ہستند کہ علامہ ضیاء الدین عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان برپچی (۱۲۷۲-۱۳۴۰ھ ق) واری ہستی از حیثیت تاریخی بہ خانوادہ و قومیت شان رابطہ دارو۔

کاوش ہای تحقیقی خاندان برپچ و خصوصاً علامہ موصوف لائق این است کہ در تاریخ ثقافت اسلامی ہندوستان و پاکستان بتحصیل ثبت شود و بتاریخ علم و فرهنگ افغانہ و دائرۃ المعارف شان لازم است کہ علامہ موصوف و سائر مؤلفاتش را در اوراق شان ثبت کنند، مابہ موقع سالگرہ وفات علامہ برایشان طلب مغفرت می کنیم و آن حضرات را قابل ستائش می ہنیم کہ در ترتیب و تنظیم این یادآوری ممال، جسم، قلم و مشورت اعانت نمودند۔

عبدالشکور شاد

استاد فاکولتہ ادبیات و علوم بشری پوہتون کابل

۱۰ / صفر المظفر

(پیغامات یوم رضا، مرتبہ محمد مقبول احمد قادری، لاہور ۱۹۷۱ء ص ۳۳)

## مولانا عبدالحق غور غشتوی

ایں عاجز را زیارت حضرت امام اہل سنت والجماعۃ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نصیب نہ شد لاکن از تصنیفاتش معلوم می شود کہ ایشان عالم بقدر، محقق و مدقق، متبع سنت سنیۃ و تابع ملت حنفیہ بودند۔ قصائدش کہ در نعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرقوم کرد دلالت می کنند کہ ایشان عاشق رسول مقبول بودند۔ چون در دیار ہند فتنہ نجدیت سر بر آورده۔ اللہ عز و جل این مرد مجاہد را برائے ابطال باطل و احقاق حق پیدا نموده تا ایشان بلا خوف لومۃ لا ئم ظلمانی تبلیغات را ازالہ کنند۔ المختصر ایشان بر آیت کریمہ یا ایہا النبی جاهدوا الکفار و المنافقین و اغلظ علیہم الآیتہ۔ بہتمام و کمال عمل پیرا شدند۔

ایں عاجز بر عجز خود معترف است کہ بر آن ہستی چہ نوید کہ عظماء علماء بقدرین از میان فضائل و فواضل ایشان خود را عاجز یا ہند و بزبان بے زبانی می گویند۔

لا یدرک الواصف المطری خصائصہ

وان یک سابقا فی کل ما وصفا

خادم العلماء

عبدالحق غور غشتوی

(پیغامات یوم رضا) مرتبہ ۱۹۷۱ء محمد مقبول قادری، لاہور، ص ۳۲)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ابتداءً

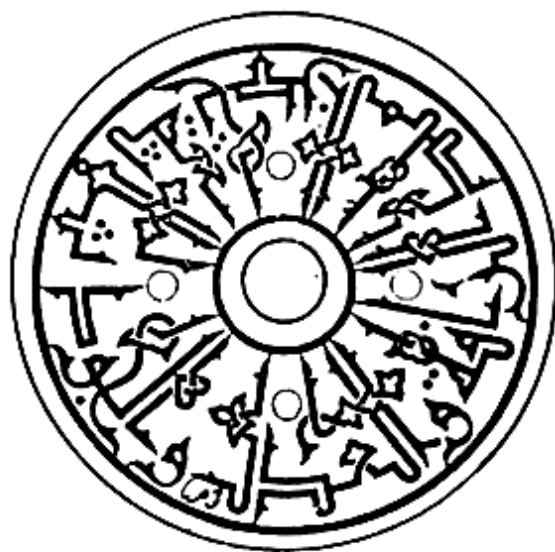
دنيا از چيزيهاي خوب و ناخوب پراست، زندگي خيلي مختصر است، انتظار نمي كند، در آن واحد خوني و ناخوني چيزها معلوم كردن در وسع عقل نيست، اواز پيائى محروم و محتاج تجربه است۔

اللہ جل جلالہ بہ بندگان مجبور خود كرم فرمود، انبياء عليهم السلام را فرستاد، در آخر حضور انور صلى اللہ عليه وسلم را مبعوث فرمود، و وحى اين مشكل را براى هميشه آسان كرد و همين آسان مى تواند كرد، باز رسانندگان پيغام قرآن و سنت پيغام شان را رسانند و سخنهاي خوب و ناخوب را واضح مي ساختند و راهنمايى بندگان خدا مى كردند۔ درين راهنمايان شخصيت مولانا احمد رضا خان محدث افغانى ثم بيلوى ممتاز است (م۔ ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) ايشال محدث و فقيه و مصلح و مفكر جليل القدر اسلام بوده۔ مدت گزشت كه كسى ايشال نشاخته و درباره شان گوناگون سخنهاى ملى سرد پا شرت يافتند و شكوك و شبهات پيدا شدند، شخصيت شان مجروح و سيرت شان داغدار كرده شد ليكن از ربع صدى تحقيق مسلسل بر سطح عالمى در پوهنتونهاي مختلف و ادارہ هاي تحقيقي حقائق را روشن ساختہ از الہ غلط فہمى ها كرد۔۔۔۔۔ خيلي سخنهاى ملى بنياد راجع بہ بدعت درباره محدث بيلوى عام كرده شده است و اين كار اہل علم انجام داده كه نہايت افسوسناك است۔ شايد سبب ايس باشد كه عمل بعض معتقدين محدث بيلوى سراسر خلاف موقف شان است۔

حقیقت این است کہ محدث بریلوی توسط رسالہا، فتاویٰ و تقریرات خویش خاطر  
 احیاء اسلام و تردید بدعات جد و جہد نموده غالباً بہیں بعض علماء حرمین شریفین آنہارا مجدد  
 قرن قرار دادہ بودند چنانچہ شیخ اسماعیل خلیل کی حافظ کتب حرم تحریر دارد!  
 بل اقول لو قيل في حقہ انه مجدد هذا القرن لكان حقاً و صدقاً  
 ليس على الله بمستنكر ۝ ان يجمع العالم في واحد  
 ترجمہ : بلکہ من میگویم اگر در حق شان گفتہ شود کہ مجدد این قرن است پس  
 بیشک صحیح و راست خواہد بود۔

بر حق جل مجدہ دشوار نیست کہ در ہندہ جہاں راجع نماید  
 درین مقالہ مختصری موقفِ محدث بریلوی در بعض امور راجع بہ دعوت بیان می کنیم  
 تا اصل حقائق رو بہ شود و بہ اہل علم کد ام شک و شبہ باقی نہاند۔

رجب المرجب ۱۴۲۰ھ  
 اکتوبر ۱۹۹۹ء  
 احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ  
 ۱۷/۲-سی، پی-ای-سی-ایچ سوسائٹی  
 کراچی (سندھ-پاکستان)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ O

نحمده و نصلى على رسوله الكريم

اسلام :-

مفهوم اسلام به نزد محدث بریلوی خیلی ساده است لیکن او تعاقب شخصی می نماید که در دین سخنان نور ایجاد می کند و تنقید بآنان می کند که در وحدت ملی فتنه انداخته و همین وحدت را پاره پاره می کند و ترک سواد اعظم کرده راه نور می کشد.

از محدث بریلوی سؤال شد آن غیر مسلم که با انگلیسی می فهمد از خواند کلمه مسلمان می گردد یا نه؟ ---- پس پاسخ دادند که :

پیشک مسلمان قرار داده شود اگر چه ترجمه رانه می فهمد ---- بلکه اگر کلمه طیبه را نیز نخواند و فقط بگوید که : ”من مذهب خود ترک کرده دین محمدی را قبول کردم“ برای اسلامش کافی خواهد بود (۲)

بدعتی :-

لیکن بعد از قبول اسلام اگر کسی از راهنمایی حضور اکرم صلی الله علیه و سلم انحرافی ورزد و از بعضی انکار کند در موردش محدث بریلوی موقف شال چنین تحریر می فرماید :-

فی الواقع بدعتی که از کدام چیزی از ضروریات انکار کند باجماع مسلمین قطعاً و یقیناً کافر است اگر چه کرد درها بار کلمه خواند، پیشانیش از دست سجده یک ورق گرد، تنش از روزه ها یک خاکه مانند، در زندگی خود هزار هاجج کند، یک کوه طلائی در راه خدا جل جلاله خرج کند ---- لا والله قبول نمی شود هرگز تا گاهی که تصدیق محمد بهمان سخنانی که حضور پر نور صلی الله علیه و سلم از نزد رب شان آورده است (۳)

نوافل :-

در معاشره ما خیلی مسلمانها ترک فرائض و واجبات کرده مستحبات و مباحات را جامی آورند، محدث بریلوی برین فی اعتدالی در عمل گرفت سخت نموده می فرماید -

”ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ در کتاب مستطاب خود ”فتوح الغیب“ برای شخصیکه فرض را ترک میکند و نوافل را جای آورد مثالهای جگر شکاف ارشاد فرموده است درین کتاب مبارک فرموده :-

فان اشتغل بالنوافل قبل الفرائض لم يقبل منه واهین (۴)  
اگر شخصی، بمن و نوافل پیش از جای آوردن فرض مشغول گردد قبول نه خواهد گرد و از دواهاش خواهد کرده شود.

## شریعت و طریقت :-

مسک محدث بریلوی در مورد شریعت و طریقت و بیعت خیلی واضح و معقول است، درباره این قول عمرو که :-

”طریقت نام وصول الی اللہ است، و شریعت نامست او امر و نواهی چندی را“  
گایمیکه از مولانا بریلوی استفسار شد پس جواب دادند :-

”قول عمرو که طریقت نام وصول الی اللہ است محض جنون و جهالت است کسی که دو حرف را خوانده باشد می فهمد که ”طریق، طریقه، طریقت“ راه را گویند نه رسیدن را پس طریقت نیز نام راه است. پس اگر از شریعت جدا باشد مژده قرآن کریم است که تا خدا نتواند رساند و تا شیطان خواهد رساند، جنت نخواهد برد و جهنم خواهد برد، چرا که سواى شریعت تمام راهها را قرآن عظیم باطل و مردود گفته است. (۵)

## ضرورت مُرشد :-

درباره ضرورت مرشد در پاسخ سوالی میگویند :-

انجام کار رستگاری ---- (اگر چه بعد سبقت عذاب می باشد، معاذ اللہ!) ---- این عقیده در اهل سنت بر هر مسلمان لازم و بجا ام بیعت و مریدی موقوف نیست، پس بر ای ازین نبی را فقط مرشد گرفتن کافی است (۶) لیکن همراهش این را هم تحریر دارد!  
فلاح احسان را ضرورت مرشد خاص است و او نیز شیخ ایصال که شیخ اتصال کافی نمی شود. (۷)

## استغاثه و استعانت :-

موقف محدث بریلوی در مورد استغاثه و استعانت از نبی صلی اللہ علیہ وسلم و اولیاء کرام انیست کہ بطور مشروط جائز است۔

در جواب یک استفتاء تحریر دارند :-

”جائز است کہ آنها را ہندہ خدا و سیلہ در بار گاہ خدا گفتہ شود، و آنها را باذن خداوند والہدیرات امر اگفتہ شود، و باید اعتقاد کردہ شود کہ ہچ کدام ذرہ بدون حکم خداوند شور خورد نمی تواند، و بدون داد الہی ہچ کدام حییرا دادہ نمی تواند، یک حرف شنیدہ نمی تواند، چشم را حرکت دادہ نمی تواند، و بیشک این عقیدہ تمام مسلمان است۔ (۸)

سجدہ تعظیمی :-

تعدادی از مسلمانان از حدود شرعیہ تجاوز کردہ نزد مزارات سجدہ و غیرہ می کنند۔ مولانا بریلوی غیر اللہ را سجدہ عبادت کفر و شرک و سجدہ تعظیم را حرام اقرار دادہ است و درین سلسلہ رسالہ فاضلانہ و محققانہ را نوشتہ کہ عنوانش :

الزبدۃ الزکیۃ لتحريم سجود التحية

(۱۳۳۷ھ ق / ۱۹۱۸ء)

است درین رسالہ تحریر دارند !

مسلمانان، ای مسلمان! --- ای تابع فرمان شریعت مصطفوی! بدان و یقین بدان کہ سجدہ بجز حضرت عزت عز جلالہ کسی را جائز نیست، سجدہ عبادت بغیرش کردن یقیناً و اجماعاً شرک مہین، و کفر مبین و سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین است۔ (۹)

محدث بریلوی خاطر اثبات دعواتش حرمت سجدہ تحیہ را از آیات قرآنی ثابت کردہ (۱) --- بعد از چهل احادیث ہم ثابت کردہ (۱۱) --- بعد از یک و نیم صد نصوص فقہیہ دلائل حرمت سجدہ تحیہ را پیش کردہ است (۱۲)



## تصاویر :-

بعض مسلمانان بی علم عکسهای براق را در خانهای خود آویزان میکنند - این رسم قبل از اسلام نیز موجود بود، محدث بریلوی آویزان کردن عکسهای براق را بسختی ممانعت کرده است و عکس قبر شریف و نعلین را جائز و مستحسن نبشته کرده است - (۱۳)

## فاتحه :-

در مسلمان هارسم فاتحه، سوم، چهلیم، مدسی، عرس و غیره موجود است، محدث بریلوی روحش را جائز قرار داده است و لوازم های غیر ضروری را بے اصل گردانیده، همیں طور راه میانہ روی را اختیار نموده در حالیکہ فاتحہ و غیرہ را جائز قرار داده در آخری نویسد :-

”باقی سخنهای بی ہودہ را کہ مردم ایجاد کردند مثلاً مثل عروسی تکلف کردن، فرش کردن فرشهای عمدہ، این سخنهای بے جا بستند و اگر می گویند کہ ثواب روز سوم فقط می رسد یا درین روز اضافہ می رسد و دیگر روز کم، پس این عقیدہ کش نیز غلط است، ہمین طور نخود را کدام ضروری نیست نہ از تقسیم کردن نخود کدام بدی پیدا می شود (۱۴)

## ایصالِ ثواب :-

دربارہ طعایبکہ رو بہ نمادہ شود تا عمل ایصالِ ثواب انجام دادہ شود، موقف خود اظہار نمودہ تحریر دارد :

”خن این است کہ فاتحہ نام ایصالِ ثواب است“ (۱۵)

---- مانند ثواب طعام دادن، او اگر چہ موجود نیست، شاید خیال ارسال توسط ہمتہ رسانی خواہد کردہ باشد تا کہ چیزی خودش موجود نباشد چہ را ارسال خواہد کرد حالا نکہ طریقہ کش، دعاء خواستن در جناب باری تعالی است کہ او ثواب را سمیت برساند، اگر کسی این گمان ورزد کہ تا گاہیکہ طعام رو بہ و نباشد ثواب نمی رسد پس این گمان محض غلط است - (۱۶)

در پاسخ سوالیکہ آیا زید در زندگی خویش برائے خود ایصالِ ثواب کردہ می تواندیانہ ؟ می نویسد -

”بلٰی می تواند کرد - بطور خفیہ بہ محتاجان دہد - - - رواجی کہ عام شدہ کہ طعام پنختہ می شود و تمام اغنیاء و قومیان خویش را عوت دادہ می شود، این چنین نباید کردہ شود (۱۷)

## لی پروگی :-

از بدعات دور جدید گشتن زنان لی پرده و آمدن شان پیش تا محرمان، جمع شدن شان در خانه میت  
خاطر طعام خوردن، بود و باش شان بهر اہ مردان غیر محرم، رفتن شان بقبرستانها خاطر زیارت  
قبر و آمدن پیران تا محرم خیلی عام است۔

محدث بریلوی مخالفت این تمام بدعات نموده در جواب یک سوال کہ زن پیش محارم و غیر  
محارم خود رفتہ می تواند بیانہ ؟ محدث بریلوی یک رسالہ نوشته کرد کہ عنوانش است۔

### مروج النجال لخروج النساء

(۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء)

محدث بریلوی ز نہادرین رسالہ باقسام ذیل تقسیم کردہ، باز برائے ہر یک حکم علی حدہ  
صادر کردہ :

قابلہ، غاسلہ، نازلہ، مریضہ، مضطرہ، حاجہ، مجاہدہ، مسافرہ، کاسہ، شاہدہ، طالبہ،  
مطلوبہ۔ (۱۸)

### مہمان شدن در خانہ میت

بعنوان مندرج ذیل یک رسالہ نبشتہ کہ دران برابطہ اجتماع مرد و زن خانہ میت بروز وفات و  
یابعد خاطر طعام خوردن و از بار آوردن بر خانہ میت بہ سختی ممانعت کردہ شدہ۔

### جلے الصوت لنہی الدعوة امام الموت

(۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء)

### زیارت قبور :-

در جواب یک سوال کہ آیا ”ز نہار ار فتن قبرستان خاطر زیارت جواز است یا نہ ؟  
تحریر فرمود : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماید :-

## لعن الله زوارات القبور

(لعنت خداوند بر سر آن زنها باشد که بجزارت قبور می کنند)

رواه احمد و ابن ماجه و الحاكم عن حسان بن ثابت و الاولان و الترمذی عن ابی هريرة رضي الله عنهما (۲۰)

بهمین موضوع محدث بریلوی یک رساله را نیز تصنیف فرموده که بعنوان :

### جمل النور فی نهی النساء عن زیارة القبور

(۱۳۳۹ هـ / ۱۹۲۰ ع)

در سلسله زیارت القبور حاضری روضه شریفه حضور اکرام صلی الله علیه و سلم را مستثنی قرار داده چرا که حاضری مردان و زنان درین دربار از احادیث ثابت است، چنانچه هرگاه در مورد حاضری زنان مزار مبارک حضرت خواجه معین الدین چشتی رحمه الله علیه سوال کرده شد پس فرمودند :

” در غنیه آورده که این مهرس که رفتن زنها مزارات جائز است یا نه ؟ دریافت کن که برین زن چه قدر لعنت از جناب خداوندی میشود و از جانب صاحب قبر ---- کدام وقت که از خانه خود اراده می کند لعنت شروع میشود، بدون روضه انور به هیچ مزار رفتن مجاز نیست و آن جا حاضری البته سنت جلیله عظیمه قریب بواجبات است ---- در عین حدیث ارشاد شده :

من زار قبری و جبت له شفاعتی

(کسیکه زیارت کردن مزار من حاضر شد شفاعتم برایش واجب شد.)

در دیگر حدیث است :

من حج ولم یزرنی فقد جفانی

(هر کس که حج اداء کند و زیارت من نه آید من جفا کرد.) (۲۲)

پیر و مرشد :-

فی زماننا (در زمانه ما) زنها پیش پیران شان بی دریغ می آمدند، نه کدام پرده می کنند و نه پیران

ممانعت می کنند، درین مورد از محدث بریلوی استفتاء شد پس جواب دادند -

پیشک پرده از غیر محرم فرض است از کیجه الله و رسول حکم داده جل جلاله و صلی الله علیه و سلم، پیشک پیر محرم مریده نمی شود، کلان پیر از نبی کریم صلی الله علیه و سلم برای امت کی باشد؟ ---- یقیناً او ابوالروح باشد ---- اگر از دست پیر دادن کسی محرم می گشت مناسبت می بود که نکاح نبی همراه هیچ زن از امت (صحیح) نه شود - (۲۳)

در دادن چراغها (بر مزارات اولیاء کرام) :-

رواج چراغ و روشنی کردن و لوبان و دود و غیره و خلافا نیز عام است محدث بریلوی در این تمام رواج و رسوم میانه روی اختیار کرده و فیصله های معقول فرموده!

در مورد در دادن چراغها بر مزارات سوال شد پس به حواله حدیقه ندیه تصنیف شیخ عبدالغنی تابلسی جواب تحریر فرمود :-

○ جانب قبرها شمع بردن بدعت و اضاعه مال است - (۲۴)

بعد از این محدث بریلوی تحریر دارند :-

○ این تمام در صوریجه بالکل خالی از فائده می باشد و اگر در دادن شمع کدام فائده

باشد که در گرد قبر کدام مسجد باشد یا قبر بر سر راه باشد یا کدام شخص نشسته ----

پس این امر جائز است - (۲۵)

در یک جای دیگر در جواب همین قسم سوال نوشته کرده :

○ اصل اینست که مدار اعمال بر نیت است رسول الله صلی الله علیه و سلم می فرماید :

انما الاعمال بالنیات

و کدام فعلی که خالی از نفع دنیا و آخرت باشد عبث است و عبث خودش مکروه است و درین

مورد صرف مال اسراف است و اسراف حرام است -

قال الله تعالی : ولا تسرفوا ان الله لا یحب المسرِفین

و نفع رساندن مسلمانها محبوب شارع است -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید :

من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلینفعه

کیسے می تواند کہ مسلمان نفع برساند پس بر ضروری است کہ نفع رساند۔ (۲۶)

**دود کردن لوبان و دود عنبر :-**

در مورد دود کردن لوبان (نام یک سنگ خوشبوئی است۔ مترجم) کو غیرہ دریافت شد پس پانچ داده شد :-

از دود، دود عنبر و غیرہ بر نفس قبر باید احتراز شود اگر چه در کدام طرف باشد۔

لَا فِيهِ التَّفَاوُلُ الْقَبِيحُ بَطْلُوعِ الدِّخَانِ مِنْ عَلَى الْقَبْرِ وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ

اماروشن کردن این چیز ہا نزد قبر (اگر خاطر تلاوت کنندگان یا ذاکران یا زائران حاضر یا

گزر کنندگان نباشد) بکھ فقط خاطر قبر روشن می شود پس ظاہر است کہ ممنوع، اسراف

و اضاعت مال است، میت نیک بسبب در چہ در قبرش از جنت باز میشود و نسیمهای

بہشتی و خوشبوئی گلہای جنتی می آورد، اور از دود عنبر دنیا غنی می سازند۔ (۲۷)

**انداختن چادر ہا (بر سر قبر)**

در مورد انداختن چادر ہای بر سر مد سان شد پس جواب دادند :-

در وقتیکہ چادر موجود باشد و تا ہنوز خراب یا کمنہ نباشد تاکہ حاجت تبدیل کردن افتد

پس انداختن چادر بیکار فضول است بلکہ کدام مالیکہ درین مورد صرف میشود باید خاطر

ایصال ثواب بہ روح آن ولی اللہ بکدام محتاج داده شود (۲۸)

محدث بریلوی در بارہ رسوم مندرجہ بالا خاطر جلوگیری از اسراف و اضاعت مال و کفایت شعاری در

نظریہ معاشی اسلامی را پیش نظر خود کردہ فیصلہ ہا صادر کردہ یعنی اگر در کدام عمل نیک افادیت باشد

برائے مسلمانان جائز است و اگر اضاعت مال باشد پس حرام است و این اصول فقط بقدر خاص نیست

بلکہ بہ ہر گوشہ زندگی انسانی (علاقہ) دارد۔

## آلات موسیقی :-

آلات موسیقی (مزامیر) در قوالی رواج عام معاشره ما است، درگاه‌ها حتی که قریب مسجد نیز همراه سرود طبله قوالی‌ها میشود باز در عرس و غیره اهتمام خاص می‌باشد، علاوه ازین در بعض عرس‌ها زنا نیز جمع میشوند ولی پرده می‌گشند و دیگر قسم تماشا‌های میشوند که شرمناک نیز است و غمناک نیز ---- محدث بریلوی رواج‌ها را که مخالف شریعت است ناجائز قرار داده است ---- در مورد آلات موسیقی در جواب یک سوال تخیر دارد :-

”مزامیر که خاطر ازین بردنش نبی اکرم صلی الله علیه و سلم تشریف آورده کمافی الحدیث مطلقاً حرام است“ (۲۹)

در مورد این چنین قوالی پرسیده شد در کدایک اهتمام آلات موسیقی و غیره شده باشد پس جواب دادند :-  
این چنین قوالی حرام است، حاضرین همه گنه‌گار و گناه‌این همه بر سر این طور عرس کنندگان و قوالان است و گناه قوالان نیز بر سر عرس کنندگان است (۳۰)

## اعراس مروجه :-

در مورد اشتراک در اعراس مروجه پرسیده شد به پابندیها و شرائط خاص فتویٰ جواز تحریر فرمودند :-  
عرس مذکور که از هجوم زنان، تماشائے مردمان، آثار شرکیه و ارتکاب معاصی نظاره اجنبیه و لهو لعب و طوائفان (زنان زناکاره) رقاصان و آلات مزامیر و غیره خالی باشد بلا شبهه جائز و درست است که الامور بمقاصد ها ---- و ظاهراًست که غرض از انعقاد این مجلس ایصال ثواب، فاتحه و قرآن خوانی میباشد. (۳۱)

امروز در اعراس ارتکاب این امور بجزرت میشود کدام را محدث بریلوی نفی فرموده ---- شرکت در اعراسی که این چنین افعال قبیحه در آن میشود بنزد محدث بریلوی جائز نیست.

## آتش بازی :-

آتش بازی در مواقع خوشی در بعض مسلمان‌ها رواج دارد و اکثر مسلمان‌ها در شب بر آت اهتمام آتش بازی می‌کنند خصوصاً طفلان مشغول این شغف بظری می‌آیند، درین مورد از محدث بریلوی سؤال کرده شود پس جواب دادند :

آتش بازی کدام رقم که در خوشی ها و شب بر آت رانج است پیشک حرام و جرم تمام است  
زیرا که درین تضييع مال است، در قرآن این چنین مردم را برادران شیطان فرموده-

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى : وَلَا تَبْذُرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبْذِرِينَ كَانُوا

أَخْوَانُ الشَّيْطَانِ (۳۲)

## خوشی و عروسی

در خوشی و عروسی و محرمات شرعیه از کتاب میشود از شرکت منع فرموده و این هدایت کرده-

در عروسی و این حرکتها باشد بر مسلمانان لازم است که در آن هرگز شرکت نکنند- (۳۳)

اصل سبب ممانعت از اشتراک اینست که در وهمت افزائی مرتکب می شود و او از ارتکاب این  
گناه ها باز نمی آید--- در معاشره ما خیلی مردم در فضول خرچی مبتلا هستند بلکه فضول خرچی طبیعت ثانیه  
ماگشته است، یک همت افزائی دیگر را می کند، یک حرص دیگر می کند، و چنین معلوم میشود که تمام مال از  
پینائی محروم هستیم--- محدث بر یلوی باین انحطاط و پستی ملت را این روشنی می اندازند-

”تا وقتیکه قلب صاف است بسوئی خیر دعوت می کند و معاذ الله بسبب کثرت معاصی

خصوصاً کثرت بدعات کوری شود، پس در آن قابلیت دیدن حق، فهم حق، غور کردن

در حق ندارد مگر حالی استعداد حق شنیدن باقی میباشد- (۳۴)

## بدعات دیگر

بدعاتی که بالا ذکر شده علاوه ازین در معاشره ما این ر قسم بدعات یافته میشوند که در شریعت  
ممانعت شان آمده- این ر قسم بدعات را محدث بر یلوی در نگارشات خود نشاندهی فرموده و خاطر  
از میان بردنش کوشش تمام نموده این طور بدعات را اشاره ذکر خواهیم کرد---

۱- در معاشره ما رواج است که بطلباء عوض قرآن خوانی داده میشود، محدث بر یلوی

اجرت گرفتن و دادن بر قرآن خوانی را ناجائز قرار داده است (۳۵)

۲- امروز عالم و عامی عکسهای گیرند- ساختن عکس جاندار و نمکد اشتش خاطر اعزاز

نزد محدث بر یلوی حرام است--- (۳۶)

- ۳- اکثر مردم ریش را می تراشند، یا کم می کنند این چنین شخص بزد و محدث بریلوی فاسق معلن است و امام ساختنش گناه است (۳۷)
- ۴- در معاشره ما اهل عروس از اهل شاه (یعنی کیچه عروسی کش باشد) چیزهای مختلف را در سلسله جیمز طلب می کنند! طلب بزد و محدث بریلوی رشوت و واضح و حرام است و استعماش نیز حرام است (۳۸)
- ۵- مابه پوشیدن لباسی که مطابق وضع انگلیسی باشد فخر محسوس می کنیم این چنین لباس پوشیدن را محدث بریلوی حرام، سخت حرام، اشد حرام قرار داده است. (۳۹)
- ۶- ایستاده طعام خوردن عام شده است، محدث بریلوی این چنین مردم را این حدیث یاد آورده که در آن نبی کریم صلی الله علیه و سلم حکم طعام خوردن بنشین و کشیدن کفشها داده (۴۰)---- همین طور کسانی که در حالت قیام شام می کنند این حدیث شریف را یاد آورده که در آن نبی اکرم صلی الله علیه و سلم می فرماید "لی ادلی و لی تمذی باشد که کسی- ایستاده شام کند بعضی مسلمانان هادریسمیله های تفریحی و مذهبی هندوها شرکت میکنند- محدث بریلوی شرکت در میله های تفریحی را ناجائز و شرکت در میله های مذهبی را حرام قرار داده (۴۲)
- ۷- اکثر مسلمانان تعزیه داری را خوش دارند و در آن شرکت می کنند این چنین مسلمانان را محدث بریلوی جاهلان و خطاکاران و مجرمان قرار داده (۴۳)
- ۸- عموما زنها شکار خیلی سخیهای و همی می شوند مثلاً در فلان خانه درخت یا زاویه شهید آدم میباشد و غیره و غیره این چنین خیالات را محدث بریلوی لی هوده واهیات قرار داده (۴۴)----
- ۹- مسلمانان در وقت حاضری مقبره خاطره فاتحه خوانی بر سر قبرهای روند، کفشها پوشیده در مقبره رفتن را محدث بریلوی توین اهل قبور قرار داده (۴۵)----
- ۱۰- در مابین مارواج قبرها بلند بلند است- محدث بریلوی قبری را که بلند لیش باندازه یک بالشت باشد مطابق سنت و ازین اضافه بلند را خلاف سنت قرار داده (۴۶)---- و بوسه قبر را نیز خلاف ادب نوشته است (۴۷)-



۱۱- امروز بعض مردم خاطر شہرت و نمائش خیرات می کنند این چنین خیرات را محدث بریلوی حرام قرار داده (۴۸)----

۱۲- اکثر مردم رو بر یا پس پشت بدگوئی برادران مسلمانان میکنند و چغل خوری می کنند این را محدث بریلوی حرام قرار داده و قائل را لائق تعزیر و آن حدیث شریف را یا آورده که در آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تخفیف کننده عالم سن رسیده و بادشاہ مسلمان عادل را منافع قرار داده۔ (۴۹)

الغرض محدث بریلوی رد بسیار بد عتہا فرمودہ است اگر باین موضوع کاری شود کتاب ضخیم تیار خواهد شود۔۔۔۔ (۵۰)۔ و ادراک صحیح کارنامہ ہای محدث بریلوی شدہ میتواند۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ ما را بطریق سلف صالحین روان کند و ذوق و شوق راستین پیروی سنت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم عطاء فرماید در عشق و محبتش خاتمہ بالخیرم فرماید۔ آمین

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ھ

۲ / ۱۷- سی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

پی۔ای۔سی۔ ایچ سوسائٹی

کراچی۔ ۷۴۰۰۰

(سندھ۔ پاکستان)



## تعارف مصنف

۱- پروفیسر دکتور محمد مسعود احمد بن مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خطیب و امام جامع مسجد فتح پوری دہلی - (۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء)

۲- در سنہ ۱۹۳۰ء عیسوی بمقام دہلی تولد یافتند، پنج سال در مدرسہ عالیہ جامع مسجد فتح پوری درس خواندند باز از پوهنوں شملہ واقع پنجاب شرقی در سنہ (۱۹۴۸ء) میلادی سند فاضل فارسی بدست آوردند، و تعلیم دور ثانوی ایشان را در پوهنوں پنجاب واقع لاہور بتکمیل رساندند، و تحصیلات عالی و دکتوارہ خود را از پوهنوں سندھ حیدرآباد حاصل کردند و بسبب کامیابیش بدرجہ ممتاز از طرف جامعہ سندھ ای شان جائزہ نقرئی تمنعہ ہائے و مدال طلائی داده شد و ہم دیگر ادارہ ہائے علمیہ و تحقیقیہ تمنعہ طلائی دادند۔

۳- در سلسلہ مشاغل خویش تاسی سہ سالہادراکثرلیسہ ہای پاکستان حیثیت پروفیسر و مدیر نیز ماندہ اند و ممتحن اکثر جامعہ ہا ماندہ ہستند۔ بالآخر در سن ۱۹۹۲ء میلادی از کار خویش متقاعد گشتہ کلیتہ مصروف خدمت دین و مسلک شدند۔

۴- سلسلہ تحریرات شان از سنہ ۱۹۵۶ء میلادی جاری شدہ است و در سنہ ۱۹۶۴ء میلادی سلسلہ تالیف و تصنیف را نیز شروع نمودند۔ تا حال اکثر از صدر سالہ ہا و کتابہا شائع شدہ است و بیش از پنج صد مضامین و مقالہ جات بنشر رسیدہ۔

۵- تصانیف شان مترجم در زبان ہائے عربی و فارسی و انگلیسی، سندھی، ہندی، بنگلہ، فرانسیسی وغیرہ در جہان بخش میشود۔ راجع حالات و خدمات علمی ایشان دکتور اعجاز انجم لطیفی از پوهنوں بہار (مظفر پور، بہار، ہند) سند دکتور اہ حاصل کردہ است۔ تا ایس دم شش کتابہائے بحالات و خدمات ایشان شائع شدہ، فی الحال در شہر کراچی (سندھ پاکستان) باوجود کارہائے علمی شان سرپرستی اکثر ادارات نیز بدوش دارند، از خداوند عالم دعاء است ہمت شان را عالی و عمر شان دراز فرماید آمین جہ نبیہ الامین۔!

مفتی محمد ذاکر اللہ خان درانی الکوڑی

خطیب جامع مسجد اقصیٰ امی - ۱۱، اورنگی ٹاؤن، کراچی

## تعارف مترجم

- ۱- مفتی محمد ذاکر اللہ خان درانی الکوڑائی بن مولانا تاج محمد چشتی۔
- ۲- در سنہ ۱۹۷۵ میلادی در علاقہ شاہی کوت مہمند در خاندان علم و عرفان تولد یافتہ است۔
- ۳- تعلیم ابتدائی خود را از محترم قبلہ گاہ صاحب و علماء کلان علامہ خویش تکمیل نموده و خاطر تحصیلات عالی از درسگاہہای علمی کلان مثل جامعہ غوثیہ معینیہ یکہ قوت پشاور نیز استفادہ کردہ و راجع بعلم باطنی، احسان و تصوف از قطب دائرہ ولایت شیخ المشائخ حضرت العلامۃ مولانا الخواجه محمد عبدالسلام پیر سباقوی مد فیضہ القوی افتخار بیعت در سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حاصل نموده والحمد للہ علی ذلک۔

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند کہ از راہ پنهان ی برند بحر م قافلہ ناقصی گر کند این سلسلہ راطعن قصور حاشا للہ کہ بر زبان بیارم این گلہ را ہمہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند رو بہ از حیلہ چہاں بگسلد این سلسلہ را

۴- در مختلف مدارس اسلامیہ و مراکز علمی حیثیت مدرس، مفتی، صدر مدرس مانده فی الحال در شہر کراچی در جامعہ غوثیہ علویہ، سلطان آباد مصروفیت تدریس و افتاء بدوش دارد و در جامع مسجد اقصیٰ سیکڑی - ۱۱، اورنگی ٹاؤن، کراچی - امامت خطابت افتاء و خدمت دین می کند نیز مختلف کتابہای ادب عربی فقہ، اصول حدیث تحشیہ می نماید فی الحال اکثر کتابہای علماء اہل السنۃ والجماعۃ و صوفیاء کرام در زبان عربی، فارسی و پشتو، اردو ترجمہ کردہ از باری تعالیٰ سؤال است کہ توفیق استقامت بدهد۔

آمین جہ نبیہ الامین والاولیاء الکاملین۔

نیاز مند محمد ذاکر اللہ خاں نقشبندی مجددی در بار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ  
پیر سباق شریف نوشہرہ (سرحد)

۲/ ۹/ ۱۹۹۹ء لیلۃ الجمعۃ المبارکۃ ساعت ۱۲ شب

## اختتامیہ

از تفصیلات بالا روشن شد کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ از مسلک امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سر موافق نہ کردہ خصوصاً در رد بدعات و احیاء سنت سنہ سعی بلیغ نموده بہمیں وجہ حضرت ضیاء المشائخ محمد ابراہیم فاروقی مجددی ابن نور المشائخ علیہ الرحمہ، مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمہ را بسیار تعریف توصیف نموده و فرمودہ :-

تحقیقات فقہیہ شال در اساس اہل السنۃ والجماعۃ یادگار نیک است و برائے معطلش عار علوم دینی سرچشمہ فیض ہدایت اگر نامیدہ شود مبالغہ نیست۔

(پیغامات یوم رضا (مرتبہ محمد مقبول احمد قادری) لاہور ۱۹۷۱ء، ص ۱۶، ۱۷)

خلیفہ مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ، حضرت مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ در مدینہ منورہ در مجالس مبارکہ خود فرمودہ :-

”حضرت مجدد تاج سرماند، حضرت مجدد تاج سرماند“

چوں ایں کلمات گفتند دست ہائے خود بر سر خود نہادند۔۔

تمامی مسلمانان بالخصوص افغانہ را شاید کہ از افکار و تحقیقات دینیہ مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ بہرہ وافر حاصل کنند و در احیاء سنت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سعی تمام نمایند۔ مولیٰ تعالیٰ ما را بر جادۂ شریعت مطہرہ استقامت دہاد۔ آمین !

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۲۰ / رجب المرجب ۱۴۲۰ھ

کراچی (سندھ - پاکستان)

## حواشی و حوالے

- ۱۔۔۔ احمد رضا خاں : حسام الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء، ص ۵۱
- ۲۔۔۔ احمد رضا خاں : السنیۃ الادیقہ فی فتاویٰ افریقہ (۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء) مطبوعہ بریلی، ص ۱۵۴
- ۳۔۔۔ احمد رضا خاں : اعلام الاعلام بان ہندوستان وار الاسلام (۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۸ء) مطبوعہ بریلی، بار اول ۲۵ رجب (۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء)، ص ۱۵
- ۴۔۔۔ احمد رضا خاں : اعزاز الکتاہ فی رد صدقۃ مانع الزکوہ (۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء) مطبوعہ بریلی، بار اول ص ۱۰-۱۱
- ۵۔۔۔ احمد رضا خاں : مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء (۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء) مطبوعہ کراچی، ص ۷
- ۶۔۔۔ احمد رضا خاں : السنیۃ الادیقہ، مطبوعہ بریلی، ص ۱۲۴
- ۷۔۔۔ ایضاً، ص ۱۴۱
- ۸۔۔۔ احمد رضا خاں : احکام شریعت، حصہ اول، مطبوعہ آگرہ، ص ۴
- ۹۔۔۔ احمد رضا خاں : الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجود الخیہ، مطبوعہ بریلی، ص ۵
- یادداشت : گامیکہ این رسالہ داکتر ظہور احمد انظر (واستاد شعبہ عربی، پوہنوں پنجاب لاہور) مطالعہ فرمود پس حیران ماند۔ ملاقاتشان در عربستان سعودی بہرہ ایک پروفیسر صاحب صورت گرفت، در گفتگو ذکر محدث بریلوی میان آمد۔ پروفیسر صاحب فرمود ”آن کییکہ بجدہ کردن قبر ہاء تشویق می داد“۔۔۔۔۔ داکتر صاحب فرمود او خیلی مخالف این کار ہا بود، شمار رسالہ شان ”الزبدۃ الزکیہ“ ملاحظہ فرمائید۔۔۔۔۔ پروفیسر صاحب فرمود مابین طور شنیدہ بودیم۔۔۔۔۔ مسعود
- ۱۰۔۔۔ ایضاً، ص ۷-۱۰
- ۱۱۔۔۔ ایضاً، ص ۱۰-۲۵
- ۱۲۔۔۔ ایضاً، ص ۲۵-۸۰

- ۱۳۔۔۔ احمد رضا خاں : شفاء الوالدہ فی صور الحبيب و مزارہ و نعالہ (۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء) مطبوعہ بریلی، بار اول
- ۱۴۔۔۔ احمد رضا خاں : الحجۃ الفاکحہ لطیب التبعین و الفاتحہ (۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء) مطبوعہ لاہور، ص ۱۴
- ۱۵۔۔۔ ایضاً، ص ۱۵
- ۱۶۔۔۔ ایضاً، ص ۱۶
- ۱۷۔۔۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں : الملفوظ، حصہ سوم (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء)، مطبوعہ مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ، ص ۴۵
- ۱۸۔۔۔ احمد رضا خاں : مروج النجا لخروج النساء، مطبوعہ بریلی
- ۱۹۔۔۔ احمد رضا خاں : جلی الصوت لنہی الدعوت امام الموت، مطبوعہ بریلی
- ۲۰۔۔۔ احمد رضا خاں : السنیۃ الایقہ فی فتاویٰ افریقہ، مطبوعہ بریلی، ص ۶۶
- ۲۱۔۔۔ احمد رضا خاں : جمل النور فی نہی النساء عن زیارہ القبور، مطبوعہ بریلی
- ۲۲۔۔۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں : الملفوظ (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء)، حصہ دوم، مطبوعہ کراچی، ص ۱۱
- ۲۳۔۔۔ احمد رضا خاں : مسائل سماع (مرتبہ مولوی عرفان علی رضوی) مطبوعہ لاہور، ص ۳۲
- ۲۴۔۔۔ احمد رضا خاں : ابدیق المنار بشموع المزار (۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء) مطبوعہ لاہور، ص ۹
- ۲۵۔۔۔ ایضاً، ص ۹-۱۰
- ۲۶۔۔۔ احمد رضا خاں : احکام شریعت، حصہ اول، مطبوعہ آگرہ، ص ۳۸
- ۲۷۔۔۔ احمد رضا خاں : السنیۃ الایقہ، مطبوعہ بریلی، ص ۷۰
- ۲۸۔۔۔ احمد رضا خاں : احکام شریعت حصہ اول، ص ۴۲
- ۲۹۔۔۔ احمد رضا خاں : مسائل سماع، مطبوعہ لاہور، ص ۲۴
- ۳۰۔۔۔ احمد رضا خاں : احکام شریعت، حصہ اول، ص ۳۳
- ۳۱۔۔۔ احمد رضا خاں : موبہ ارواح القدس لکشف حکم العرس (۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء) مطبوعہ لاہور، ص ۵

- ۳۲۔۔۔ احمد رضا خاں : ہادی الناس فی رسوم الاعراس (۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء) مطبوعہ لاہور، ص ۴۳۲۔۔۔ ایضاً، ص ۴
- ۳۴۔۔۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں : المفوظ (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء) حصہ سوم، مطبوعہ علی گڑھ، ص ۵۴۔  
یادداشت : حصہ متذکرہ بالا این مقالہ بتاریخ ۲۵ صفر المظفر ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۸۰ء قلم بند شدہ بود کہ راقم اور ابھماری تصنیف خود ”حیات مولانا رضا خان بریلوی“ در سنہ ۱۹۸۱ء وبشکل رسالہ تنہا نیز از سیالکوٹ شائع کردہ شدہ بود حصہ دیگر بتاریخ ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ / مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۹۸ء قلم بند شدہ است۔۔۔ مسعود
- ۳۵۔۔۔ احمد رضا خاں : فتاویٰ رضویہ، مطبوعہ مبارک پور، ۱۹۶۷ء، ج ۴، ص ۳۱۸
- ۳۶۔۔۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں : المفوظ، مطبوعہ میرٹھ، ج ۲، ص ۸۷
- ۳۷۔۔۔ احمد رضا خاں : احکام شریعت، مطبوعہ میرٹھ، ج ۲، ص ۳۲۱
- ۳۸۔۔۔ یلین اختر مصباحی : امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات، کراچی، ص ۵۵۴
- ۳۹۔۔۔ احمد رضا خاں : فتاویٰ رضویہ، ۱۹۶۱ء، مبارک پور، ج ۳، ص ۴۲۲
- ۴۰۔۔۔ احمد رضا خاں : فتاویٰ افریقہ، کانپور، ۱۳۳۶، ص ۳۸
- ۴۱۔۔۔ ایضاً، ص ۹-۱۰
- ۴۲۔۔۔ عرفان علی : عرفان شریعت، بریلی، ص ۲۷-۲۸
- ۴۳۔۔۔ ایضاً، ج ۱، ص ۱۵
- ۴۴۔۔۔ احمد رضا خاں : احکام شریعت، ج ۱، ص ۱۳-۱۴
- ۴۵۔۔۔ احمد رضا خاں : فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۰۷
- ۴۶۔۔۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں : المفوظ، ج ۳، ص ۷۹
- ۴۷۔۔۔ احمد رضا خاں : فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۸
- ۴۸۔۔۔ احمد رضا خاں : احکام شریعت، ج ۱، ص ۶۶
- ۴۹۔۔۔ احمد رضا خاں : فتاویٰ رضویہ، مبارک پور، ج ۵، ص ۹۱-۹۲
- ۵۰۔۔۔ برائے تفصیل مزید مطالعہ فرمائید :-

- ۱۔ پروفیسر فاروق القادری، فاضل بریلوی اور امور بدعت، مطبوعہ لاہور
- ۲۔ علامہ محمد یلین اختر مصباحی، امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات، مطبوعہ کراچی

## بسم الله الرحمن الرحيم

تراجم کتابہائے ورسالہ ہائے مصنف در حالات شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی  
علیہ الرحمہ و شیخ احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ  
(عربی، فارسی، انگلیسی)

### عربی

- ۱- دور الشیخ احمد رضا الہدی البریلوی، لاہور  
(المترجم شیخ ممتاز احمد سدیدي ازہری)
- ۲- فقیہ العصر، کراچی  
(المترجم - علامہ مفتی محمد نصر اللہ خان افغانی)
- ۳- الشیخ احمد رضا خان البریلوی، کراچی  
(المترجم - شیخ محمد عارف اللہ مصباحی)
- ۴- احمد رضا خاں بریلوی، عمان  
(شیخ ممتاز احمد سدیدي ازہری)

### فارسی

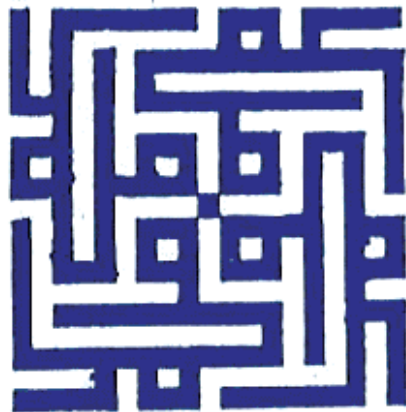
- ۱- ارمغان رضا، کراچی
- ۲- احمد رضا خان بریلوی، تہران  
(ترجمہ - دکتور رضا اللہ عارف نوشاہی)
- ۳- خوب و ناخوب، کراچی  
(ترجمہ - ابو زہرہ محمد ذاکر اللہ افغانی)



- ۴- حضرت مجدد الف ثانی- حیات و آثار، کراچی  
(ترجمہ - محمد زبیر فاروقی مجددی)  
۵- صراط مستقیم، کراچی  
(ترجمہ - الحاج محمد یونس باری)

انگریزی

- 1- Imam Ahmed Raza- Reflections and Impressions, Mubarakpur (India)  
(Prof. Ziauddin siddiqi)
- 2- The Reformer of the Muslim World, Karachi  
(Prof. Rahmatullah)
- 3- The Influence of Hazrat Mujaddid Alf-i-hani on Dr. Muhammad Iqbal, Karachi  
(Prof. F. M. Shiekh)
- 4- Baseless Blame, Karachi  
(Prof. Abdul Qadir)
- 5- The Savior, Karachi  
(Prof. Abdul Qadir)



# ارمغان رضا

محمد احمد رضا خان افغانی

ای خدا ای مهربان مولای من  
ای انیس خلوت شبهای من  
ای کریم و کارساز بی نیاز  
دائماً الاحسان شه بنده نواز  
ای بیاد ناله مرغ سحر  
ای که ذکرت مرهم زخم جگر  
ای که نامت راحت جان و دلم  
ای که فضل تو کفیل مشکلم  
هر دو عالم بنده اکرام تو  
صد چو جان من فدای نام تو  
ما خطا آریم تو بخشش کنی  
نعره انی غفور میزنی  
الله الله زین طرف جرم و خطا  
الله الله زان طرف رحم و عطا  
زهر ما خواهیم و تو شکر دهی  
خیر را دانیم شر از گهری  
تو فرستادی بما روشن کتاب  
میکنی با ما باحکامت خطاب

از طفیل آن صراط مستقیم  
قوتی اسلام را ده ای کریم !

بهر اسلامی هزاران فتنه ها

یک مه و صد داغ، فریاد ای خدا

بهر مردان رهبت ای بی نیاز

مردمان در خواب، ایشان در نماز

ای خدا بهر جناب مصطفیٰ ﷺ

چار یار پاک و آل با صفا

بهر آب گریه تر دامنان

بهر شور خنده طاعت کنان

بهر اشک گرم دوران از نگار

بهر آن سرد مہجوران زیار

بهر جیب چاک، عشق نامراد

بهر خون پاک، مردان جهاد

پر کن از مقصد، تھی دامن ما

از تو پذیرفتن، زما کر دن دعا

بچ ی آید ز دست عاجزان

جز دعای نیم شب، ای مستعان

بلکه کار تست اجابت ای صد  
 وین دعا هم محض توفیقت بود  
 ما که بودیم و دعائی ماچه بود  
 فضل تو دل داد ای رب وود  
 زره بر روی خاک افتاده بود  
 آفتابی آمد و روشن نمود  
 تکیه بر رب کرد عبد مستمان  
 ادست بس مارا ملاذ و مستعان  
 کیست مولائی به از رب جلیل  
 حسبنا الله ربنا نعم الوکیل  
 چوں بدین پایه رساندم مثنوی  
 به تماش بر کلام مولوی  
 تاختمه مشک گویند اهل دین  
 زانکه مشک است آل کلام مستین  
 چوں فتاد از روزن دل آفتاب  
 ختم شد والله اعلم بالصواب

